Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ ۲۸ شہادت ۱۳۵۳ھش ۲۸ اپریل ۱۹۷۴ء | نمبر ۹۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

پہلے کی نسبت تو فرق ہے لیکن ضعف ابھی چل رہا ہے جس کی وجہ سے طبیعت پورے طور پر بحال نہیں ہوئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۷ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر رہی ہے، الحمدللہ ــــ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۷ شہادت۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی طبیعت کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب جماعت پورے التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم نوابزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۲۷ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کل ملالتِ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۶ کی تفسیر کرتے ہوئے ایمان باللہ کی اہمیت اور اسکی انقلاب انگیز تاثیر پر بہت احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ مذہب کی جڑ اور ایمانیات کی اساس ایمان باللہ ہے۔ ملائکہ آسمانی کتابوں، رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان ایمان باللہ کے تابع ہے بلکہ ان سب پر ایمان خود ایمان باللہ میں شامل ہے۔ ایمان باللہ کی انقلاب انگیز تاثیر پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی، اُس کی غیر محدود صفات اور طاقتوں اور قدرتوں پر حقیقی ایمان لانے سے انسان کی (باقی صہ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے

مومن کو چاہیئے کہ پوری پوری جدّوجہد کرے لیکن دُنیا کو مقصود بالذّات نہ بنائے

"یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بیدست و پا ہو جاتا ہے، نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے سُستی اور کسل اُس کے پاس نہیں آتا۔

حدیث میں عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے۔ تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں کل مرجاؤں گا۔ پس اُس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے۔ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سُست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصولِ دُنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدُّنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بیدست و پا ہو کر بیٹھ رہے بلکہ اُس نے صاف فرمایا ہے وَ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى۔ اِس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جدّوجہد سے کام کرے۔ جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دُنیا کو مقصود بالذّات نہ بنالو دین کو مقصود بالذّات ٹھیراؤ اور دُنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولتمندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں کہ غریبوں اور مُفلسوں کو وہ موقع نہیں ملتا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفہ اوّلؓ نے جو ملک التجّار تھے مسلمان ہو کر لا نظیر مدد کی اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدّیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفہ اوّل ہوئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۹۲)

لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گزر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ فتح ۱۳۵۱ ہش)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ شہادت ۱۳۵۳ھش

مالی قربانیوں میں صحابہ کرامؓ کا نمونہ

جیسا کہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی قربانیوں کے ضمن میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نمونہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنے اور اسے اپناتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس لئے ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ ہم دیکھیں کہ اس بارہ میں صحابہ کرامؓ کا نمونہ کیا تھا کیونکہ اس کے بغیر نہ ہم اُس نمونہ کو اپنا سکتے ہیں اور نہ ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیں توفیق مل سکتی ہے۔

سو جہاں تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مالی قربانیوں کا تعلق ہے ہمیں ان میں دو باتیں خاص طور پر کار فرما نظر آتی ہیں۔ یہ دو باتیں ایسی اہم اور قابل ستائش ہیں کہ خود اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی توصیف کے طور پر ان کا قرآن کریم میں ذکر کیا ہے ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ خواہ وہ مہاجرین میں سے تھے یا انصار میں سے وہ اپنی ذاتی ضرورتوں پر دینی ضرورتوں کو ترجیح دیتے تھے۔ وہ صرف اس بات کے ہی قائل نہیں تھے کہ اپنی ضرورتوں سے جو بچ رہے اسے دین کی راہ میں خرچ کریں بلکہ دینی ضرورتوں پر خرچ کرنے کے بعد جو کچھ بچ رہتا تھا اس کی حد تک وہ اپنی ضرورتوں کو محدود رکھتے تھے کیونکہ اگر اپنی ضرورتوں کو انسان مقدم کر لے تو پھر دینی ضرورتوں کے لئے کچھ بچ رہنے کا امکان نہ صرف کم ہو جاتا ہے بلکہ اس کے معدوم ہونے کا خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر قناعت سے کام نہ لیا جائے تو انسانی ضرورتوں کی کوئی حد باقی نہیں رہتی۔ اگر انسان نفس پروری پر اُتر آئے تو ضرورتوں کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہو کر انسان کے ذرائع آمد سے بھی متجاوز ہو سکتا ہے۔ پھر بجائے اسکے کہ انسان دینی ضروریات کے لئے کچھ پس انداز کرے وہ خود اپنی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کی دُھن میں مقروض ہوتا چلا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ نے چونکہ دینی ضروریات کو اپنی ذاتی ضروریات پر مقدم کر رکھا تھا، اس لئے ان کی ذاتی ضروریات کے بلاوجہ بڑھنے اور پھیلنے کا امکان ہی نہیں تھا۔ دینی ضروریات پر خرچ کرنے کے بعد جو کچھ بچ رہتا تھا ان کی ذاتی ضروریات اس حد تک ہی محدود رہتی تھیں۔ وہ اُس حد سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتی تھیں۔ اسی لئے بعض اوقات کوئی دینی ضرورت سامنے آنے پر حسب موقع اپنا سارا مال پیش کر دینا اُن کے لئے دوبھر نہیں ہوتا تھا۔ صرف حضرت ابو بکرؓ ہی نے ایک خاص موقع پر اپنا سارے کا سارا مال پیش نہیں کیا بلکہ ایک موقع ایسا بھی آیا تھا جب تمام کے تمام صحابہؓ نہ صرف اپنے اموال سے بلکہ ذرائع آمد تک سے دست بردار ہو گئے تھے اور انہوں نے مال اور ذرائع آمد الغرض اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دیا تھا اور وہ تھا ہجرت کا موقع۔ انہوں نے اللہ کے فضل اور اس کی رضاء کی طلب میں اپنا وطن گھر بار، مال اسباب، روزگار وغیرہ سب کچھ چھوڑ دیا اور خالی ہاتھ مکہ سے نکل کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس فعل پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ (الحشر آیت ۹)

ترجمہ:۔ یہ مال (علاوہ متذکرہ بالا لوگوں کے) مہاجر غریبوں کا حق ہے جن کو اُن کے گھروں اور مالوں سے بے دخل کر کے نکال دیا گیا تھا۔ وہ اللہ کا فضل اور اُس کی رضاء چاہتے تھے اور ہمیشہ اللہ کے دین کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ وہی لوگ (ایمان میں) سچے ہیں۔

یہی نمونہ انصار نے بھی دکھایا۔ جس طرح دین کی خاطر مہاجرین اپنی جائیدادوں املاک اور مالوں سے دستبردار ہو گئے تھے اسی طرح ذاتی ضرورتوں پر دینی ضرورتوں کو مقدم رکھنے کے جذبہ کے تحت انصار مدینہ نے مہاجرین کی ضرورتوں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دی اور جو کچھ ان کے پاس تھا اسے مہاجرین کی ضرورتوں پر خرچ کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کیا۔ انہوں نے ایثار کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ خدا تعالیٰ نے اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ (الحشر آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو مدینہ میں پہلے سے رہتے تھے اور ایمان قبول کر چکے تھے اور ان سے محبت کرتے تھے جو اُن کی طرف ہجرت کر کے آئے اور اپنے دلوں میں اُس مال کی کوئی خواہش نہیں رکھتے تھے جو اُن کو دیا گیا تھا اور مہاجرین کو وہ اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے تھے۔ اور جن لوگوں کو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا جائے ایسے تمام لوگ بامراد ہونے والے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کیا مہاجرین اور کیا انصار تمام صحابہ کرامؓ ہی دین کے معاملہ میں ایثار کے جذبہ سے اس درجہ سرشار تھے کہ انہوں نے دینی ضروریات کو اپنی ذاتی ضرورتوں پر مقدم کر رکھا تھا یعنی وہ اپنی ذاتی ضرورتوں پر دینی ضرورتوں کو ترجیح دینے کے وصف سے متصف تھے۔ اسی لئے دینی ضروریات پر اپنے اموال خرچ کرنا اُن کی فطرت کا ایک جزو بن گیا تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ موقع پیدا ہونے پر سارا کا سارا مال پیش کر دینا یا اس سے دست بردار ہو جانا ان کے لئے چنداں مشکل نہ تھا۔

مالی قربانی کے ضمن میں صحابہ کرامؓ کے عملی نمونہ میں دوسری بات یہ کار فرما نظر آتی ہے کہ وہ نہ صرف اپنی ذاتی ضرورتوں پر دینی ضرورتوں کو ترجیح دیتے تھے بلکہ وہ دینی ضرورتوں پر اپنا مال خرچ کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی بھی کوشش کرتے تھے۔ انہیں یہ فکر لاحق رہتا تھا کہ مالی قربانی میں ان کا کوئی اور بھائی ان پر سبقت نہ لے جائے اسی لئے وہ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خاص صفت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۚ (المؤمنون آیات ۶۱، ۶۲)

ترجمہ:۔ اور جو خدا تعالیٰ کے بخشے ہوئے مال کو (دین کی راہ میں) دیتے رہتے ہیں اور انکے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں ایک (دن) اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہوگا۔ یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے ہیں اور وہ ان نیکیوں کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔

الغرض مالی قربانیوں کے ضمن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو عدیم النظیر نمونہ پیش کیا اور جسے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں قابل ستائش ٹھہرایا اُسکی بنیاد دو نہایت ہی اہم باتوں پر تھی۔ اوّل یہ کہ وہ دینی ضرورتوں کو اپنی ذاتی ضرورتوں پر ترجیح دیتے تھے۔ دوسرے یہ کہ وہ دینی ضرورتوں اور اغراض کے لئے اپنے اموال پیش کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ اور یہی وہ نمونہ ہے جسے اپنے سامنے رکھنے اور اسے اپناتے ہوئے صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بطور خاص تاکید فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"تم بھی اُن (صحابہ کرامؓ) کے نقش قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۳ ؍مارچ کا مقدس و مبارک دن

جماعت احمدیہ کی تاسیس اور قرارداد پاکستان میں تطابق

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیٹر ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

اہل نظر اور خدا پرست انسان جانتے ہیں کہ ہر کام اپنے وقت اور تاریخ کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے منشاء اور حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔ سوچنے والوں کے لئے یہ بات یقیناً قابل غور ہے کہ جماعت احمدیہ کی تاسیس اور پاکستان کے قیام کی قرارداد ہر دو ۲۳ ؍مارچ میں کیوں اکٹھی ہو گئی ہیں؟

بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا سکھائی ہے کہ ہم پر بھی پہلے منعم علیھم لوگوں کے انعامات نازل ہوں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا
(المائدۃ ع ۴)

کہ یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہے جبکہ اس نے تم میں نبی بھیجے اور تم کو بادشاہ بنایا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے روحانی اور مادی نعمتوں میں سے ہر ایک کی نہایت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ روحانی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت نبوت ہے اور مادی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت بادشاہت ہے۔ بنی اسرائیل کو ہر دو سے نوازے جانے کا تذکرہ فرمایا ہے۔

قرآن پاک کی رو سے ضروری ہے کہ امت محمدیہ کو بھی یہ دونوں نعمتیں ملتی رہیں آسمانی برکات سے بھی اسے نوازا جائے اور دنیوی انعامات سے بھی اسے متمتع کیا جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس آخری دور میں احمدیت کے ذریعہ فیوض محمدیہ کی روحانی برکت نازل ہوئی اور پاکستان کے وجود سے مسلمانوں کو مادی نعمت سے نوازا گیا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور آپ کے روحانی فرزند جلیل ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۸۸۹ء کے ۲۳ ؍مارچ کو رکھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ نے اس بشارت کا بھی اعلان فرمایا۔

"بخرام کہ وقت تو نزدیک
رسید و پائے محمدیاں
بر منار بلند تر محکم
افتاد"

کہ خوشی و خرمی کا موقعہ ہے کہ عنقریب مسلمانوں کے قدم مضبوط بنیاد پر قائم ہو جائیں گے۔

اس اعلان کے نصف صدی بعد اللہ کے فضل سے ۱۹۴۰ء کے ۲۳ ؍مارچ کو قرارداد پاکستان منظور ہوئی اور اسلامی مادی سلطنت کی بنیاد رکھی گئی۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بھی ترقی و استحکام حاصل کر رہی ہے اور اکناف عالم میں اسلام کے جھنڈے کو بلند تر کرتی جا رہی ہے اور پاکستان بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عظمت و ترقی حاصل کر رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض برائے فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں" (اشتہار ۴ ؍مارچ ۱۸۸۹ء)

۲۔ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ (اشتہار ۴ ؍مارچ ۸۹)

(۳) "وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے سلسلہ کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔" (اشتہار ۴ ؍مارچ ۱۸۸۹ء)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ تحریک احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔ اور اب سب لوگ عرب و عجم تسلیم کر رہے ہیں کہ اسلام کی نشاۃ کا مقام پاکستان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت اسلام کی بے مثال توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمارا اہم فرض

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"پاکستان کا مستقبل محض اسلام کو اپنی عملی زندگی میں داخل کرنے کے ساتھ وابستہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ اس بنیاد پر کیا تھا کہ ہماری تہذیب الگ ہے اور ہندو تہذیب الگ۔۔۔ ہماری لڑائی اسلئے تھی کہ اس ملک میں ہمارے آقا اور سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی گھر نہیں تھا ہم ایک زمین چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین کہا جا سکے۔۔۔ ہم ایک حکومت چاہتے تھے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کہا جا سکے یہی اصل محرک پاکستان کے مطالبہ کا تھا پس انفرادی اور قومی زندگی میں اسلام کو داخل کرنا ہمارا سب سے پہلا اور اہم فرض ہے"

(الفضل ۲۳ ؍مارچ ۱۹۵۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم والد صاحب چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم و مغفور کی یاد میں

(مکرم چوہدری محمد عبدالرشید صاحب - لندن)

۷ر اپریل ۱۹۷۲ء کو ہمارے پیارے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کو ہم سے جدا ہوئے پورے پانچ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ مرحوم و مغفور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ طالب علمی کے زمانہ میں ہی حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی کے دور میں بیعت کرتے ہی ان کی زندگی جماعت احمدیہ کے کاموں کے لئے وقف ہو گئی تھی۔ فرماتے تھے کہ "جب میری پہلی نوکری لگی تو پہلے ماہ کی ساری تنخواہ میں نے مسجد کی مرمت پر لگا دی تھی اور خدا سے عہد کیا تھا کہ اس جماعت کے ساتھ اپنے تعلق قائم رکھوں گا۔"

آپ ۱۹۴۷ء تک جماعت احمدیہ جھنگ شہر کے پریذیڈنٹ رہے پھر آپ کی تبدیلی ملتان ہو گئی اور آپ نے ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۵ء تک ملتان ضلع کی امارت کی۔ پھر آپ نوکری سے ریٹائر ہو کر جھنگ شہر اپنے آبائی وطن تشریف لائے جہاں آپ پھر امیر بنا دیئے گئے الحمدللہ۔ اس کے بعد ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۲ء تک آپ انگلستان تشریف رکھتے رہے جہاں آپ نے مختلف طریق سے جماعت احمدیہ انگلستان کی خدمت کی۔ اس عرصہ میں آپ جماعت کے سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہوئے۔ آپ کو تبلیغ کرنے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو اس تثلیث کے ملک میں دلیلوں کے ساتھ ثابت کرنے کا بھی بہت شوق تھا یہی وجہ تھی کہ یہاں آپ کی کافی انگریزوں سے خط و کتابت رہتی تھی۔

انگلستان کے تین سال کے قیام میں آپ نے تعلیم و تربیت کے پہلو پر ۲۰۰ سے زائد لیکچر دیئے۔ ان کے دل میں جذبہ و جوش اس قدر تھا کہ بہت کم وقت میں ساری جماعت کو دین کا سچا خادم دیکھنا چاہتے تھے فرماتے تھے کہ "میری دعا ہے کہ اس جماعت کا ہر فرد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی کی طرح چمکے۔" ذیل میں مثال کے طور پر آپ کا جون ۱۹۶۲ء میں جماعت احمدیہ ساؤتھ آل (انگلستان) میں دیئے ہوئے "تربیت و اصلاح کا فریضہ" کے موضوع پر ایک لیکچر کا خلاصہ پیش کرتا ہوں تاکہ احباب جماعت فائدہ اٹھا سکیں اور ان کی روح کو نیک روحوں کی اصلاح سے مزید ثواب پہنچے۔ آمین۔ اس لیکچر میں آپ فرماتے ہیں:-

"تربیت وہ مقدس کام ہے جو خدا تعالیٰ کے ماموریں کا طرۂ امتیاز ہے۔ ایک مالی بھی پھل دار پودے کی خدمت کرتا ہے جو کہ ایک ادنیٰ کام ہے۔ ماموریں تو حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا انسان بنانے آتے ہیں۔ ان کا اپنا چناؤ خداوند تعالیٰ خود فرماتے ہیں اور تربیت بھی خود کرتے ہیں۔ ان کے ہمنشین بھی انکے اپنے رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں اور ارضِ فلک میں ستاروں کی شان کے حامل ہوتے ہیں جیسے اپنے صحابہ رضی کے متعلق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم" (یعنی میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جن کے بھی نقش قدم پر چلو گے ہدایت پا جاؤ گے) ان کی قربانیوں پر اسلام ناز کرتا ہے کاش کہ ہم میں بھی وہ توفیق ہو۔

فی زمانہ احمدیت کے ساتھ اسلامی ترقی مقدر ہے اور آپ اس سرزمین میں اس کے شاہد ہیں۔ بڑھتی ہوئی جماعتی ترقی ساتھ ساتھ تربیت بھی چاہتی ہے اس لئے مرکز کی طرف سے انصار، خدام، اطفال لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کی تنظیموں کی ہدایات آتی رہتی ہیں اور توجہ دلائی جاتی ہے لیکن ہماری بے پرواہی سے بعض پودوں کو ضائع ہونے کا خطرہ ہو سکتا ہے اس کی وجہ اخلاص کی کمی نہیں بلکہ توجہ کی کمی ہے۔ جس طرح اس قدر دور مسافت کرکے اور عزیز و اقارب سے جدا ہو کر آپ اپنے اوقاتِ گرامی سے کچھ وقت نکال کر ہر شعبۂ زندگی میں آگے بڑھنے کی دوڑ دھوپ میں رہتے ہیں اسی طرح رضاءِ الٰہی کے حصول کی خاطر ان بھولی ہوئی تنظیموں کو زندہ کریں۔ انصار کے پرانے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ یاد رکھیں! زندہ قومیں اپنے بچوں کی تربیت کو نہیں بھولتیں۔ جس قوم کے بچے اپنے بزرگان کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں وہ قومیں سدا زندہ رہتی ہیں لہٰذا میں محترم امام صاحب اور ہر ایک باپ کی توجہ اس طرف مبذول کروں گا۔ ہمارا بڑا فرض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے اس کے وسائل موجود ہیں وقت موزوں ہے بس صرف فوری اور مسلسل توجہ کی ضرورت ہے۔ جس طرح ہر ماں باپ اپنے بچوں کی صحیح معنوں میں بدنی نشوونما کے ذمہ دار ہیں اسی طرح وہ اس کی ذہنی ترقی اور روحانی ترقی کے بھی ذمہ دار ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ "نفسِ انسانی کی اصلاح صغر سنی میں ہی بہتر ہوتی ہے۔"

خشت اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو بچے کی پیدائش کے بعد ہی اذان اور تکبیر سے بچے کی تربیت کا حکم فرمایا ہے چنانچہ حکم ہے کہ ناپسندیدہ حرکات معصوم بچوں کے سامنے والدین نہ کریں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کے فرمان کے مطابق اکرموا اولادکم کے تحت تو اور تم کی بجائے اولاد کو "آپ" کہہ کر پکارا کریں۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کو ۷ سال کی عمر میں قرآن حفظ کرایا گیا تھا۔ ۱۰ سال کی عمر میں کتاب الموطا یاد کر لی تھی۔ ۱۵ سال کی عمر میں مفتی مقرر ہوئے تھے۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ سے خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے بچوں کو تعلیم دینے کو کہا تو انہوں نے کہا کہ "علم کی قدر کریں اور بچوں کو مسجد میں تعلیم کے لئے بھیجیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بچوں کو قرآن مجید ۵ تا ۷ سال کی عمر میں پڑھایا تھا ملاحظہ ہو بچوں کی آمین۔ لیکن اکثر آپ میں سے بعض کہتے ہیں کہ بچہ کو آزاد چھوڑ دو بڑا ہو کر خود بخود سمجھ جائے گا یہ غلط بات ہے۔ پس روزانہ قرآنِ مجید پڑھنا ضروری بات ہے اسکو غور سے پڑھیں تدبر کریں پھر اس پر عمل کریں۔

العالم بلا عمل کسحاب بلا مطر او کنھر بلا ماء (عالم بغیر علم کے بادل کی طرح ہے جس میں بارش نہ ہو نہر کی طرح ہے جو سوکھی ہو) کا مصداق نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان نزول قرآن مجید ہے پس اس کی طرف توجہ کریں۔ پھر کتب احادیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کتب حضرت خلیفۃ المسیح پڑھیں سلسلہ کا لٹریچر بہترین معاون ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں "کونوا مع الصالحین وکونوا مع الصادقین" ہمیشہ نیک صحبت کی تمنا کریں۔ غرضیکہ مومن کی شان ہے کہ "ھم عن اللغو معرضون" شراب، سود، رشوت اور اخلاق کو برباد کرنے والی صحبتوں سے ہمیشہ بچیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو حامی و ناصر ہو۔ آمین

پابندئ نماز کا خیال رکھیں۔ وقت پر نماز سنوار کے ادا کریں۔ خدا کے دیئے ہوئے رزق سے چندہ باقاعدہ دیں۔ ہر وقت ہمارا خیال حصولِ رضاءِ الٰہی کی طرف رہے۔ سب سے بڑی نیکی دعا میں مصروف رہنا ہے کوشش ہو کہ ہر دم اور ہر کام کے سر انجام دینے سے پہلے خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اس سے مدد مانگی جائے۔ کیونکہ ہر کام اس کے حکم سے ہوتا ہے۔ تہجد باقاعدہ پڑھنے کی کوشش کریں۔

اچھے نمونہ کا اظہار مومن کی شان ہے میں نے غیر ملکی لوگوں سے سنا ہے کہ اسلام کے اصول تو بہت اچھے ہیں اور عین فطرتِ انسانی کے مطابق ہیں لیکن اکثر مسلمانوں کا نمونہ اسلامی شریعت کے مطابق نہیں۔ یہ کس قدر بری بات ہے کہ ہمارا نمونہ دیکھ کر لوگ اس طرح کہیں۔ لہٰذا ہمارا ظاہر و باطن رضاءِ الٰہی کے مطابق ہو۔ اسلامی سچی برادری پر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔

پھر آخرت کا تصور سب نیکیوں کی جڑ ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اس کے اقراری ہیں۔ یوم حساب کا ڈر بدی سے دور رکھتا ہے۔ حضور نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

یاد جس دل میں ہو اس کی وہ پریشان نہ ہو
ذکر جس گھر میں ہو وہ گھر کبھی ویران نہ ہو

پھر فرمایا ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عشق ہے اور جام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

درخواستِ دعا

مکرم رشید احمد صاحب کارخانہ بھائیاں والا اوکاڑہ حال لاہور چھاؤنی جو دس ماہ سے انتڑیوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہ ماہی اوّل میں سو فیصد بجٹ پورا کرنیوالی مجالس انصار اللہ

ذیل میں ان مجالس انصار اللہ کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے سہ ماہی اوّل میں اپنا سالانہ بجٹ پورا کر دیا ہے۔ اُن سب کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش ہوئے۔ حضور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ احسن جزاء دے“ آمین

سو ان مجالس اور ان زعماء کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں پہلے سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطاء فرمائے اور دوسری مجالس کو بھی اِس نیک کام میں ایسی ہی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

کراچی:- (۱) مارٹن روڈ (۲) ناظم آباد
لاہور:- (۱) اسلامیہ پارک (۲) کماس۔
لائل پور:- (۱) چک ۸۹ ج ب رتن۔ (۲) چک ۲۱۶ ج ب سوڈھی۔ (۳) چک نمبر ۶۴۸ کوٹ غلام محمد۔ (۴) چک نمبر ۴۴۴ ج ب (۵) چک ... رام پور چوہلہ۔ (۶) چک نمبر ... کھیم سنگھ والا۔
ساہیوال:- (۱) حویلی لکھا (۲) قبولہ۔
ملتان:- چک نمبر ۱۶۳ شتاب گڑھ۔
سیالکوٹ:- پنڈی بھاگو۔
شیخوپورہ:- سچا سودا۔
گجرات:- معین الدین پور۔

مظفر گڑھ:- (۱) چک اعظم (۲) چک ۲۲۶ T.D.A
میرپور خاص:- (۱) شریف آباد۔ (۲) چک ۲۷۰ الف کا چیلو۔ (۳) اسلام پور بھٹیاں۔ (۴) نور نگر فارم۔
نواب شاہ:- (۱) باندھی (۲) قاضی احمد۔
لاڑکانہ:- دارہ۔
حیدرآباد:- بلڑی شاہ کریم۔
خیرپور میرس:- گوٹھ علی محمد۔
باغ آزاد کشمیر:- باغ۔

اعلان دار القضاء

محترمہ غلام بی بی صاحبہ چک ۱۸ ب ب بھوڑو تحصیل و ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محمد یعقوب صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر ۵ واقع محلہ باب الابواب مشترکہ طور پر محمد یعقوب صاحب مرحوم، محمد علی اور فضل قادر صاحب کے نام الاٹ ہے۔

میں نے اپنے خاوند مرحوم کے حصہ زمین کی قیمت فضل قادر خاں صاحب سے وصول کر لی ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میرے خاوند مرحوم کا حصہ زمین مکرم فضل قادر خاں صاحب کے نام مشترکہ طور پر منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں دیگر وارثان کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اِس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

اعلان ولادت

میرے بیٹے عزیزم ملک محمود احمد بی۔ اے کو اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۴ء کو عطا کی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام امۃ الحلیم تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اِس بچی کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور نیک اور صالح بنائے۔ آمین

(ملک مظفر احمد۔ شیزان ایجنسی ۷۸۶ سرکلر روڈ۔ گوجرانوالہ)

قائدین اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

سائیکل سروے سکیم کے متعلق فارم۔ ضروری ہدایات اور ارشاداتِ عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ کی خدمت میں ماہ صلح (جنوری) میں ارسال کر دیئے گئے تھے جس کے بارہ میں پیشتر ازیں بھی اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔

قائدین اضلاع کی خدمت میں گذارش کی گئی تھی کہ اپنی مساعی کی پندرہ روزہ رپورٹ دفتر مرکزیہ میں بنام مہتمم صحت جسمانی ارسال فرمائیں۔ لیکن اکثر قائدین اضلاع نے یا تو رپورٹ بھجوائی نہیں یا بے قاعدگی سے بھجوائی ہے۔ اب جبکہ اِس سال سکیم کے اختتام میں چند ماہ باقی ہیں۔ اس کام کو تیز فرمائیں اور جلد از جلد اپنے سارے ضلع کے دیہات سے مطلوبہ کوائف جمع فرما کر اپنی اجتماعی رپورٹ ۱۵ ستمبر تک مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیز پندرہ روزہ رپورٹ بھی ارسال فرماتے رہیں تاکہ کام کا جائزہ بھی لیا جاتا رہے۔ امید ہے کہ آپ اِس سروے کو جلد مکمل فرما کر اور رپورٹ بروقت بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خالی اسامیاں

فنانس۔ پلاننگ اور ڈویلپمنٹ منسٹری حکومت پاکستان۔

STATISTICAL ڈویژن میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔ تفاصیل و دیگر کوائف وغیرہ پاکستان ٹائمز ۲۲؍۴ صفحہ ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سٹینوگرافر:- (پنجاب ۳ - سرحد ۱ - سندھ ۱) ٹیکنیکل اسسٹنٹ:- (پنجاب ۲ سرحد ۱) پرائس انسپکٹر:- (سرحد ۱) سٹینو ٹائپسٹ:- (سندھ ۲ - سرحد ۲ - ناردرن ایریا ۱) واری ٹائپسٹ (سرحد ۱ - سندھ ۱) ڈرافٹسمین (پنجاب ۱) KEY PUNCH and VERIFIED OPERATOR (سندھ ۲ - سرحد ۲ - پنجاب ۷) اسسٹنٹ:- (پنجاب ۱)۔ U.D.C. (پنجاب ۳ - بلوچستان ۱ - سندھ ۲ - سرحد ۲ - ناردرن ایریا ۱)۔

اسی طرح مشین مین۔ ڈارک روم اسسٹنٹ۔ ڈرائیور۔ فوٹوگرافر۔ پلیٹ میکر کی اسامیاں بھی خالی ہیں۔ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ۔ ڈومی سائل اور پاسپورٹ سائز فوٹو درج ذیل ایڈریس پر ارسال کریں۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ سال۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۷؍۵؍۷۴

(بدر الدین۔ چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر سٹیٹسٹیکل ڈویژن I.S.H.C.H. سوسائٹی۔ کراچی ۳۱)

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

۱۔ مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب نصیر علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ عرق النسا کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ نیز ان کی بچی کے دونوں ہاتھوں پر چنبل ہے۔

۲۔ مکرم عبد الرشید صاحب (ابن میاں نظام دین صاحب افریقوی) سمن آباد دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔

۳۔ مکرم محمد حسین صاحب پہریدار خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ہمشیرہ مہر بی بی صاحبہ سکنہ محمود آباد فارم (سندھ) کئی دن سے شدید بیمار ہیں۔

۴۔ مکرم مرزا محمد لطیف صاحب من شائن کاٹن ملز شیخوپورہ کی بیوی اور بچی بیمار ہیں۔

۵۔ مکرم محمود احمد صاحب ایف ایس ایم ٹنڈو محمد خاں (سندھ) کی اہلیہ محترمہ بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔

احباب ان سب مریضوں کے کامل و عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

ھُوَالشَّافِی
PILES CURE.
پائلز کیور قیمت ۱۰/-
صرف چار کیپسولز کے خونی و بادی بواسیر ختم
تیار کردہ:- کیورو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶، ۶۰۷

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق تاکیدی ارشادات

لازمی چندہ جات میں سے چندہ جلسہ سالانہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے اس کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۸ء میں ارشاد فرمایا:۔

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ ... بجائے ۱۵ فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں مگر دس فیصدی کا یہ مطلب نہیں کہ جو ۱۵ فیصدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔ جو شخص ۱۵ فیصدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے اور ہم اس کے اجر کے راستے میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

پھر اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۴۳ء میں فرمایا:۔

"میرا تجربہ ہے کہ سیکرٹریانِ مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ در اصل اِس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"اِس وقت میں جلسہ سالانہ کی بات کر رہا ہوں۔ جلسہ سالانہ کا ایک بجٹ ہے جلسہ سالانہ کی ایک آمد ہے۔ آمد ہمیشہ بجٹ سے کم رہتی ہے۔ جماعت لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرف زیادہ توجہ دیتی ہے اور اس لازمی چندہ کو جو ویسا ہی لازمی ہے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس کی اتنی ضرورت نہیں اب تو مہنگائی نے زیادہ ضرورت پیدا کر دی ہے اور اس کا احساس بڑا شدید ہو گیا ہے۔ پس جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے اور یہ سارا خرچ پورا کرنے کے لئے پیسہ ہونا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء)

مندرجہ بالا ارشادات کے پیشِ نظر عہدیداران اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے متعلق خاص طور پر کوشش فرماویں اِس میں ابھی خاصی کمی ہے اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا احمدی نوجوانوں سے خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۴۷ء میں خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہاں (افریقہ میں) مبلغین کی کس قدر شدید ضرورت ہے۔ اگر سر دست ہم سو ڈیڑھ سو مبلغ وہاں بھیجیں تب بھی ایک ایک علاقہ میں صرف ایک مبلغ رکھا جا سکتا ہے۔ پس میں نوجوانوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ان فیوض میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے راستے کھول رہا ہے اور افریقن لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف راغب کر رہا ہے اور وہ عیسائیوں کی شان و شوکت اور ظاہری آرائش کے باوجود احمدی مبلغین کی طرف زیادہ توجہ دیتے اور اسلام کی باتوں کی طرف زیادہ دھیان دیتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اس سعادت سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں اور اپنی زندگیاں راہِ خدا میں وقف کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔"

(الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ہمارے ربِّ کریم کی طرف سے حفاظت کا ایک خاص کرشمہ

اجتماع سرگودھا سے واپسی پر مائیکرو بس کو حادثہ

بروز اتوار ۲۱ اپریل ۱۹۷۴ء کو مجلس انصار اللہ سرگودھا نے ایک خاص تربیتی اجتماع مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے ساتھ سرگودھا سے آگے نہر کے کنارے ایک قریبی بنگلہ میں منعقد کیا۔ زعیم اعلیٰ سرگودھا مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نے محترم صدر مجلس مرکزیہ جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی منظوری سے بعض مرکزی قائدین کو بھی اِس موقع پر خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا تھا۔ کھانے، دیگر تقریبات اور نماز ظہر و عصر سے فراغت کے بعد ایک باقاعدہ اجلاس ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت، محترم ابو الاقبال نسیم سیفی صاحب قائد عمومی، محترم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم قائد بیرونی مجالس محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی قائد تجنید، محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب قائد مال اور خاکسار ابو العطاء نے مناسب موقع تقریریں کیں۔ پانچ بجے شام کے قریب ہم ربوہ کے لئے واپس روانہ ہوئے۔ شہر سرگودھا میں محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب کی عیادت کی جو آنکھ کے اپریشن کے بعد بخیریت گھر پر بفضلہ تعالیٰ مضمون لکھ رہے تھے، الحمد للہ۔

ہماری مائیکرو بس ابھی سرگودھا سے آٹھ نو میل کے فاصلہ پر پوری رفتار سے جا رہی تھی کہ اچانک اس کا پچھلا دایاں پہیہ بُری طرح پھٹ گیا۔ سامنے سے ایک مسافر لاری آ رہی تھی ڈرائیور نے بریک لگائی گاڑی ایک طرف نکلنے لگی اِس عرصہ میں سامنے کی لاری ٹکراؤ سے بچ کر دوسری طرف سے گزر گئی اور عین اسی وقت مائیکرو بس کا دوسرا پچھلا پہیہ بھی ناکارہ ہو گیا اور گاڑی تھوڑے فاصلہ پر سڑک کے بائیں جانب جا کر رُک گئی۔ اس وقت مائیکرو بس میں مندرجہ بالا قائدین کے علاوہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مجلس بھی موجود تھے۔ سب نیچے اُترے اور حادثہ کی ہولناک صورتِ حال کے پیشِ نظر سب نے اللہ تعالیٰ کی حفاظتِ خاص کا بہت بہت شکر ادا کیا۔ ہمیں بتایا گیا کہ ایسی حالت میں گاڑی اُلٹ جاتی ہے۔ اِس جگہ اِس خطرہ کے علاوہ سامنے سے آنے والی لاری سے ٹکر کا بھی شدید خطرہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھا۔ الحمد للہ ثمّ الحمد للہ نئے پہیے کا سرگودھا جا کر انتظام کیا گیا اور دوسرے پہیے کو درست کرایا گیا۔ ہمارے تین ساتھی محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب، محترم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم اور محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری تو محترم سید افضال احمد شاہ صاحب ڈرائیور کی معیّت میں گیارہ بجے شب ربوہ پہنچ سکے۔

مَیں یہ چند سطور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان کا تذکرہ اور شکر کے طور پر نیز اپنے مخلص احباب سے درخواستِ دعا کے لئے شائع کر رہا ہوں ہر لحہ ہم اللہ ہی کی حفظ و امان میں رہیں۔ اللّٰھم اٰمین یا ربّ العٰلمین۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

اخبارِ احمدیہ ۔ (بقیہ صفحہ اوّل)

ہستی پر انقلاب وارد ہوئے بغیر نہیں رہتا مادام الحیٰوۃ اپنی تمام طاقتوں، استعدادوں اور تمام چیزوں کو خدا کی راہ میں وقف رکھنے کی توفیق انسان کو حقیقی ایمان باللہ کے بعد ہی ملتی ہے جس کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرتوں اور انعاموں کا مورد بنتا ہے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ بعثتِ انبیاء کی بنیادی غرض لوگوں میں ایمان باللہ پیدا کرنا ہوتی ہے۔ اِسی سے انبیاء کے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب آتا اور انہیں دنیا میں غلبہ نصیب ہوتا ہے۔ ایمان باللہ ہی ان کی سب سے بڑی دولت ہوتی ہے اور اسی کی وہ سب سے زیادہ حفاظت کرتے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴